I.F.
―――
1

Miras-ul-Musleemin.

by

S. Asghar Husain.

قال النبی صلعم تعلموا الفرائض فانہ من دینکم

للہ الحمد کہ درین زمان رسالۂ عجالۂ مفید خواص و عوام نافع دنیا و دین

(المسمیٰ بہ)

میراث المسلمین ۱۳۲۴ھ

جسمین میراث و فرائض کے متعلق نہایت ضروری اور کارآمد مسائل قرآن مجید اور حدیث و فقہ کی معتبر کتابوں سے نہایت صراحت سے لکھے گئے اور مزید اطمینان کے لیے حضرت مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی مدرسۂ اسلامیہ دیوبند کے دستخط و مہر سے مزین کیا گیا

(مؤلفہ و مرتبہ)

جناب مولانا مولوی سید اصغر حسین صاحب حسینی حنفی دیوبندی مدرس مدرسۂ اسلامیہ جونپور

باہتمام کمترین محمد فخر الدین تاجر کتب و مالک مطبع فخر المطابع

مطبع فخر المطابع لکھنؤ وکٹوریا گنج مین چھپا

نومبر ۱۹۰۶ء

تمہید
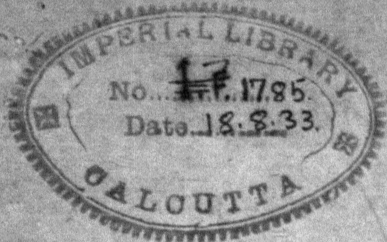
بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ ترقی کا زمانہ ہی ہر طرف سے مسلمانون کے کانون مین ترقی ترقی اور ہوشیار باش کی آواز آرہی ہی اور بقول بعض مسلمان کچھ بیدار ہو چلے ہین اور سامان ترقی نظر آرہے ہین دنیاوی ترقی کے متعلق تو کچھ کہا نہین جاتا لیکن دین کی حالت پر جب نظر پڑتی ہی تو اندیشہ ہوتا ہی کہ کہین یہ ترقی معکوس نہو - احکام اسلامی سے ناواقفیت اور امور دین کی طرف سے بے پروائی جو کچھ تھی وہ بھی افسوس کرنیکے لیے کم نہ تھی غضب تو یہ ہی کہ یہ بے پروائی اور ناواقفیت اب بیزاری کی حد تک پہونچی جاتی ہی دیکھو طریقۂ تقسیم میراث جو امت اسلامی کا ایک متفق* علیہ مسئلہ اور قرآن مجید سے نہایت ہی وضاحت وصفائی کے ساتھ طی ہوتے والا معاملہ ہی جسکا انکار (باوجود مسلمانون کے اسقدر باہمی اختلاف کے) آجتک

* چند جزئیات کے سوا مسائل میراث بالکل متفق علیہ اور مسلمانونکے تمام فرقونکے مسلم ہین ١٢ منہ

کسی نے نہین کیا تھا ہمارے بعض ترقی یافتہ معزز مسلمانون کو اوس سے نفرت ہو رہی ہی اور جس حکم کو خدا تعالے نے نافع اور پر حکمت فرمادیا ہی اوسے چھوڑ کر کسی ایسے مفید و نفع بخش قانون کے متلاشی ہین جو جدید عقلا کی باریک بین نظر مین بھی مفید ہو اور اسی پر بس نہین بلکہ اسلامی قانون مین بعض خرابیین بھی بیان کیجاتی ہین۔ سلام علیکم کو بُرا نا سمجھنے کا قصہ ٹسکر ظریفون کی گھڑنت سمجھا کرتے تھے مگر اب اوس سے کہین زیادہ بڑھکر لطیفہ آنکھون سے دیکھ لیا۔

اب تجویز ہی کہ اِس طریقۂ میراث کو منسوخ کرا کر سرکار سے کوئی دوسرا قانون مسلمانون کے لیے نافذ کرایا جائے۔ گو یہ بات چلنے والی نہین اور اگر بالفرض سرکاری قانون مین اِسکا کچھ اثر ہو بھی گیا تو اسلامی قانون بدلا جا نہین سکتا مگر اِس سے مسلمانون کی حالت کا اندازہ ہو گیا۔ یہ تو کسی باحمیت سے نہوا کہ جن معاملات مین قانون اسلام کے خلاف عدالت سے فیصلہ ہوتا ہے اونکے لیے بروے شریعت فیصلہ کرانیکی کوشش کرتا۔ نہین بلکہ ایک ذراسی بات جو سرکار نے اپنی عنایت سے اسلامی قانون پر منحصر رکھی ہی اوسکو بھی اوڑا دینے کی کوشش کیجاتی ہی۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰے۔

کچھ اسی پر منحصر نہین اور نہ انگریزی دان اور نئی روشنی والون کی خصوصیت ہی وہ غریب تو مفت مین بدنام ہین۔ عام مسلمان (جنکو انگریزی اور نئی روشنی کی ہوا بھی نہین لگی) کو نسے اپنے مذہب کے گرویدہ اور کہانتک واقف ہین شریعت کے صاف اور سچے احکام سے ناواقف آبائی رسوم مین مبتلا۔ جن لوگون کو خدا تعالے نے مسلمانون کو جگانیکی طاقت دی ہی اور جگاتے ہین وہ جگاتے ہی ایسے کام مین لگا دیتے ہین جو دین کیطرف سے بالکل سُلا دیتا ہی۔

ایسے زمانہ مین ہم غریب مسجد کے مُلّا اور مدرسہ کے طلبہ سوا ے افسوس کے کیا کر سکتے ہین تاہم بیکار رہنے مین مواخذہ کا خوف ہی لہذا احقر کو خیال ہوا کہ کچھ تو کرنا چاہیے مگر ہر شخص اپنے حوصلہ اور وسعت کے موافق کچھ کرتا ہی اِسلیے اسلامی مسائل اور نہایت ضروری آدر کا رآمد

چیزونکو اُردو مین لکھنا شروع کیا پہلے ایک رسالہ **مجمل حدیث** کے طرز پر لکھا جسمین بعض ضروری مسائل عبادات و معاملات و اخلاق کو مختصر مگر صاف صاف طور سے لکھا اوسکے بعد کچھ نماز روزہ کے مسائل لکھے اور اسی آسان طرز پر اور بھی ضروری مسائل بشرط حیات انشاء اللہ تعالی لکھتا رہونگا شاید انکی اشاعت سے کسیقدر واقفیت اہل اسلام کو اپنے سچے مذہب سے ہوجائے۔ اگرچہ اُردو مین اِس قسم کی بہت سی کتابین پہلے بھی لکھی گئی ہین اور لکھنے والون مین بعض وہ حضرات بھی ہین جنکے خاکِ پا ہونیکی بھی ہم مین قابلیت نہین ہی لیکن احقر نے ایک خاص لحاظ عوام اور ناواقف لوگون کو سمجھانیکا رکھا ہی اسلیے بہت ہی صاف اور آسان عبارت مین ہر بات کو مختصر طور سے واضح کر کے لکھا ہی جسمین کوئی دقت ہی نہو یہ بھی ممکن تھا کہ عربی ذخیرہ کی مختلف کتابون سے جمع کر کے علمی دقائق و حقائق کا کوئی عربی رسالہ لکھدیا جاتا لیکن اِس سے فائدہ کیا ہوتا؟ علما اور خواص کو فائدہ پہونچانیکا نہ ہم جیسے کوتاہ نظر ناقص العلم طالب علمون مین حوصلہ نہ ہمت اور بحمد اللہ نہ اونکو اسکی حاجت۔ اِس کام کیلیے خداتعالے نے جن حضرات کو منتخب کیا ہی وہ نہایت عمدگی سے اس کام کو کر رہے ہین۔

پس احقر یہ چند مفید عام رسائل لکھکر خداتعالے سے دعا کرتا ہی کہ ہمارے ناواقف مسلمانون کو اِس سے نفع ہو اور اِس عمل کو درجۂ قبول عطا فرما کر میری اور میرے اساتذہ اور بزرگون کی مغفرت فرما دے (آمین)

اب ایک فرائض کا رسالہ لکھتا ہون۔ اگرچہ پورا مسئلہ بتلانا اور فرائض نکالنا بدون سیکھنے کتب فرائض کے نہین آسکتا۔ لیکن چونکہ اِس علم شریف کو سیکھنے کی حدیث شریف مین بڑی تاکید ہی لہذا عام مسلمانون کو بھی اِس سے بالکل ناواقف اور غافل نہین ہونا چاہیے اسلیے بہت سے ضروری مسائل اور فرائض کے وہ قاعدے جو ہر جگہ برابر جاری رہتے ہین اور کبھی انکا خلاف نہین ہوتا نہایت آسان طور پر جمع کر دیئے ہین۔ اگر مسلمان اُسکو پڑھین اور سمجھین تو انشاء اللہ بہت سے ضروری حصے خود نکال لین۔ اردو خوان بچون کو اگر یہ رسالہ پڑھایا جائے تو

اُردو کی ترقی کے ساتھ ساتھ اِس علم کے ضروری مسائل بھی اونکو معلوم ہوتے رہین۔
اِس علم کے چند نہایت مفید رسالے اُردو مین اگرچہ پہلے بھی موجود ہین لیکن وہ صرف طلبہ اولو
ذی استعداد وُکلا وغیرہ کے لیے مفید ہین نہ عوام کے لیے۔
میرے رسائل مین بعض بہت ہی آسان مسائل دیکھکر شاید لوگ ہنسین لیکن جب مین دیکھتا ہون
کہ ہمارے مدرسۂ* اسلامیہ عربیہ دیوبند کے دار الافتا مین جہان صدہا دقیق و پیچیدہ

---

* دہلی سے ۹۹ میل پورب کی طرف ضلع سہارنپور مین دیوبند ایک نہایت قدیم و پُرانا بہت بڑا قصبہ ہی ریل برابر وہان تک موجود ہی۔ شہر سے بہت قریب ریلوے اسٹیشن ہی ہمیشہ سے وہان بڑے بڑے علما و مشایخ ہوتے چلے آتے ہین وہان ایک اسلامیہ مدرسہ چالیس برس سے قائم ہی جو محض دور و نزدیک اہل اسلام کی امداد و اعانت سے جاری ہی۔ مدرسہ مین بہت سے باکمال محدثین اور جامع المعقول والمنقول عالم موجود ہین مدرسہ مین سات مدرسین عربی کی تعلیم کے لیے ایک مفتی صاحب افتا کے لیے دو مدرس قرآن مجید کے لیے دو مدرس فارسی و ریاضی کے لیے ایک قاری صاحب فن قرأت و تجوید کی تعلیم کے لیے مقرر ہین۔ اور بھی مختلف کامون پر بہت سے ملازم ہین مدرسہ مین تمام علوم اسلامیہ اور معقول و فلسفہ و ادب وغیرہ کی تعلیم ابتدا سے انتہا تک نہایت خوبی کی ہوتی ہی۔ خصوصًا علم حدیث کی طرف نہایت ہی خصوصیت کے ساتھ یہان توجہ کیجاتی ہی یہان کے سب حضرات سُنّی المذہب شرک و بدعت سے نہایت متنفر امام اعظم علیہ الرحمۃ کے سچے مقلد ہین۔
مدرسہ مین تقریبًا ۲۵۰ طلبہ ہمیشہ رہتے ہین جنمین ۱۵۰ خالص عربی پڑھنے والے ہوتے ہین باقی قرآن مجید یا فارسی کی تعلیم پاتے ہین۔ طالبعلمون کو مدرسہ سے طعام۔ مکان۔ لباس سرمای و گرمای۔ روغن چراغ۔ دیا سلائی۔ چٹائی۔ پارچہ شوی۔ پاپوش۔ بیماری مین دوا وغیرہ سب بطور امداد کے مفت دیا جاتا ہی۔ مدرسہ کے متعلق ایک عظیم الشان **کتب خانہ** ہی جسمین علوم اسلامیہ کی بیش بہا کتابین انکے علاوہ درسی کتابین نہایت کثرت سے موجود ہین جو طلبہ کو پڑھنے کے لیے مستعار دیجاتی ہین بالفعل آٹھ ہزار کتابین موجود ہین اور بفضلہ تعالےٰ کتب خانہ مین روز افزون ترقی ہی۔ ماہ شعبان مین ہمیشہ سالانہ امتحان تحریری و تقریری نہایت اہتمام سے ہوکر کامیاب طلبہ کو معقول انعام دیا جاتا ہی۔ مدرسہ کے متعلق ایک **دار الافتا** ہی جسمین تمام ہندوستان اور غیر ممالک سے اسقدر استفتا آتے ہین کہ حضرت مفتی صاحب اور جو لوگ اونکی نیابت مین رہتے ہین جواب لکھتے لکھتے تھک جاتے ہین صدہا معمولی فتادے کے علاوہ جو استفتا درج رجسٹر کرکے بذریعہ ڈاک بھیجے جاتے ہین اونکی سالانہ تعداد ایکہزار کے قریب ہوتی ہی۔ **عمارت** مدرسہ کی نہایت وسیع اور خوبصورت اور مستحکم ہی جسکو دیکھکر قدرت خداوندی پیش نظر ہو جاتی ہی کہ غریب و ضعیف اہل اسلام کے ہاتھون سے کیسے یہ عظیم الشان خداوندی قلعہ تیار ہو گیا۔ اِس عمارت کا لطف کچھ دیکھنے پر ہی منحصر ہی۔ اِسکے متعلق ایک پُرفضا دار الطلبا بھی ہی۔ ع

استفتا آتے ہین وہان اِس قسم کے مسائل کے متعلق استفسارات بھی سیکڑون ہوتے ہین تو اِسی قسم کی باتین لکھنے مین عام فائدہ نظر آتا ہی جو میرا مقصود ہی - واللہ الموفق والمعین وآخر دعوانا انِ الحمد للہ ربِ العالمین - ؁

معروضۂ خاکسار
فقیر سید اصغر حسین دیوبندی عفی عنہ
متعلم مدرسۂ اسلامیہ دیوبند

۱۲- رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ ہجری

عہ جسمین طلبہ نہایت آرام سے رہتے ہین - زبدۃ الکاملین حضرت مولانا محمود حسن صاحب محدث دیوبندی اِسکے مدرس اول وحید عصر فرید دہر شیخ وقت مخدومنا ومعظمنا حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی ادام اللہ برکاتہم اسکے سرپرست اور افسر اعلے - عالیجناب مولانا حافظ احمد صاحب خلف الرشید حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ رحمۃ اللہ علیہ) اِسکے مہتمم ومنتظم ہین - آمد وصرف کے متعلق ایک ایک پیسے کا حساب سالانہ مشتہر کردیا جاتا ہی - اہل اسلام کے لیے صدقات وخیرات اور دینی امداد کا مصرف اس سے بہتر کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ یہان علوم خداوندی کی تلقین وتعلیم نہایت سیدھے اور سچے طریقے سے ہوتی ہی. بخاری شریف کی جماعت مین ہمیشہ تیس چالیس طالب العلم رہتے ہین اور اسیقدر طلبہ ہر سال حدیث شریف پڑھکر نکلتے ہین - یہان حلقۂ حدیث کو دیکھکر پہلے زمانے کے محدثین کا حلقۂ درس پیش نظر ہو جاتا ہی اگر آپکا اسلامی جوش زیادہ تفصیلی حال معلوم کرنیکی طرف رغبت دلائے یا امداد کا خیال پیدا ہو تو مہتمم صاحب کی خدمت مین ایک کارڈ بھیجکر سالانہ روئداد منگا کر پڑھیے -

اگرچہ اِس مدرسہ کو وہ خداداد شہرت ومقبولیت حاصل ہی کہ کسی تشریح وبیان کی احتیاج نہین رہی اِسکے تعلیم یافتہ تمام اطراف ہندوستان کے سواد ودراز ممالک مین بھی دینی فیض پہونچا رہے ہین اور بہت بڑا شرف یہ ہی کہ اِسکے فیض یافتہ حضرات افضل البلاد مدینۂ منورہ زاد ہا اللہ شرفاً مین حدیث کا درس دیتے ہین وکفے بہ فخراً - لیکن بعض اہل اسلام ابتک اِس کارخانۂ خداوندی کے حال بلکہ وجود سے بھی بے خبر ہین اونہین کے لیے یہ حاشیہ لکھا گیا ۱۲ منہ سلمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنا کے لائق ہی وہ مہربان خدا ئے حکیم و علیم جس نے اپنی پاک کتاب مین ہماری زندگی اور موت کے متعلق نہایت صفائی اور خوبی سے احکام بیان فرما کر ہمکو گمراہی سے بچایا اور اپنے خاص حبیب افضل الرسل کو مبعوث فرما کر ہماری ہدایت کا سامان بنایا۔ اوس رحمۃ للعالمین پر خدا تعالےٰ اپنی خاص رحمت اور برکت نازل فرماوے اور آپکے اون برگزیدہ آل و اصحاب پر بھی فضل فرماوے جنکی سعی سے دُنیا مین اسلام کا نور پھیلا اور اون مخصوص و مقبول علما پر بھی جنھون نے شریعت محمدیہ اور علوم اسلامیہ کی بجان و دل خدمت کی۔

بعد ازان عرض ہی کہ علم فرائض مسلمانون کا نہایت ضروری علم ہی لیکن اکثر مسلمان اس سے بالکل ناواقف ہین عبادات و معاملات کے مسائل سے بھی اگرچہ مسلمان اچھی طرح واقف نہین لیکن اس علم سے تو بالکل ہی بے خبر ہین لہذا فقیر سید اصغر حسین دیوبندی (عفا اللہ عنہ و عن اکابرہ) نے بعض ضروری مسائل اور وراثت کے وہ مضبوط و مستحکم قاعدے جو کبھی ٹوٹ ہی نہین سکتے ایک رسالہ کی صورت مین میراث المسلمین نام رکھکر

جمع کر دیے ہین جو سبکے لیے مفید ہین کم استعداد اُردو خوان مسلمان بھی اگر اُسکو سمجھکر پڑہینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ کس وارث کو کسقدر حصہ ملتا ہی اور بہت سی ضروری باتونکا علم ہو جائیگا۔

قواعد تخریج اور اِس علم کی مشکل باتین جنکی ضرورت پورا مسئلہ نکالنے اور فرائض لکھنے مین پڑتی ہی بیان نہین لکھے گئے کیونکہ یہ کام اون علما اور طلبہ کا ہی جنکے لیے یہ رسالہ نہین لکھا گیا وہ خود واقف ہین اور ایسے بہت سے رسالے لکھ سکتے ہین۔

جو مضمون اِس رسالہ کا اصل مقصود ہی وہ تو قرآن مجید کے نہایت صاف وصریح الفاظ سے لکھا گیا ہی۔ باقی مسائل حدیث وفقہ اور فرائض کی اون معتبر اور قابل اطمینان کتابون سے لکھے گئے ہین جو اسلام و علماے اسلام مین ہمیشہ سے معتمد اور مقبول چلے آتے ہین۔

اور چونکہ اِس قسم کے مسائل مین اہل اسلام کو بہت ہی اعتبار و اطمینان کی ضرورت ہوتی ہی لہذا تصدیق کے لیے رسالہ کے آخر مین اپنے مکرم و معظم اُستاد حضرت **مولانا مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی مدرسہ اسلامیہ دیوبند** ادام اللہ فیوضہم کی مہر و دستخط ثبت کرا دیے ہین۔

امید ہی کہ نیک خیال و دیندار مسلمان اِس سے فیض پائین اور اپنی اولاد کو پڑھا کر فلاح دارین حاصل کرین۔

وراثت کیا چیز ہی

تقسیم ترکہ جسطرح قرآن کریم اور شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مقرر ہوئی ہی اگرچہ بہت سی خوبین اوسکی ظاہر ہین اور صدہا مصلحتین اور عجیب و غریب حکمتین اِس طرز تقسیم مین تلاش کر کے علماے اسلام نے بیان فرمائی ہین تاہم پورا علم اِن حکمتونکا اوسی مالک الملک کو ہی جسنے خود فرما دیا ہی کہ تمکو خبر نہین کہ تمہارے باپ دادا تمہارے لیے زیادہ نافع ہین یا تمہاری اولاد۔ خدا ہی خوب جانتا ہی اور وہی اِن حکمتون کو خوب پہچانتا ہی۔ جو کچھ

مناسب تھا وہی اوسنے حکم فرما دیا اور جو طریقہ اور قاعدہ تقسیم کے لیے سب سے زیادہ نافع اور مفید تھا وہ بتلا دیا - نہ اوس سے بہتر قاعدہ کوئی ایجاد کر سکتا ہی اور نہ اِس سے عمدہ تقسیم کسی سے ہو سکتی ہی وراثت ایک غیر اختیاری حق ہی نہ اِسمین دینے والیکا اختیار ہی نہ لینے والیکا - مورث اگر چاہے کہ فلان وارث کو کچھ نہ ملے تو اِس سے کچھ نہین ہو سکتا - وارث اگر اپنا حق نہ لینا چاہے تو ترک نہین سکتا -

اول کی مثال - زید مرتا ہی اور چاہتا ہی کہ میرے بھائی کو میراث ملجائے اور بہن محروم رہے تو اوسکے ارادہ اور خواہش سے کچھ نہین ہو سکتا اِسکے مرنے کے بعد بہن کو بھی حصہ ملیگا - البتہ اگر زید زندگی ہی مین بحالت صحت تمام مال اپنا بھائی کو دیجاے تو بہن محروم رہجائیگی کیونکہ اس صورت مین زید کے بعد کچھ ترکہ نہ رہا جو تقسیم ہو کر بہن کو ملتا -

دوسرے کی مثال - زید کا باپ مال چھوڑ کر مرتا ہی مگر زید مالک ہونا نہین چاہتا تو بلا اختیار مالک ہو جائیگا یہ دوسری بات ہی کہ مالک ہو کر زید جسکو چاہے مال دیڈالے اور خود نہ رکھے -

انتقال جائداد

قاعدہ زندگی مین ہر شخص کو اختیار ہی کہ وہ اپنی ملک و جائداد بحالت صحت و درستی ہوش و حواس جسکو چاہے ہبہ کردے (یعنے بخشدے) لیکن ہبہ مین اول شرط یہ ہی کہ دیکر قبضہ کرادے بدون قبضہ کے ہبہ تمام نہین ہوتا - پس اگر کسی نے اپنی جائداد یا مال صرف زبانی یا تحریری طور سے کسیکو دیدیا اور قبضہ نہین دلایا تو یہ ہبہ معتبر نہوگا اور اسکے مرنیکے بعد اسکے وارث اسمین حق پائینگے موہوب لہ (یعنے جسکو ہبہ کردیا تھا) محروم رہجائیگا البتہ اگر بطور میراث کے کچھ اسکا حق ہوگا تو ملجائیگا - دوسرے شرط یہ ہی کہ جس چیز کو ہبہ کرنا چاہتا ہی اوسکو تقسیم[*] کراکے

* جو چیز تقسیم نہو سکے وہ اگر بلا تقسیم کرنیکے بھی ہبہ کردیجائے تو جائز ہی ۱۲

ہبہ کرے یا ہبہ کرنیکے بعد تقسیم کر کے قبضہ کرادے ورنہ اگر مشاع (یعنے مشترک) کو ہبہ کردیگا
تو اسکا ہبہ صحیح نہوگا بلکہ وارث مستحق ہوجائینگے۔

جب یہ قاعدہ معلوم ہوگیا تو سنو

(۱) زید اگر اپنی تمام اولاد مین سے کسی خاص بیٹے یا بیٹی کو کسیقدر مال یا جائداد حالت
زندگی مین بشروط مذکورۂ بالا ہبہ کرجائے اور دیجائے تو یہ ہبہ٭ صحیح ہوگا اور باقی جائداد
مین یہ بیٹا دوسرونکا شریک رہیگا اور سبکی طرح اپنا پورا حصہ پائیگا۔ زید کا یہ کام اور
تصرف اپنی جائداد اور مال مین نافذ اور جائز ہوگا لیکن یہ فعل زید کا شرعًا مکروہ سمجھا جائیگا
کیونکہ تمام اولاد یا رشتہ دارون مین سے کسی خاص کو زیادہ دینا اور دوسرونکو کم دینا
مکروہ تحریمی ہی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ظلم فرمایا ہی۔
(۲) اسیطرح اگر زید اپنی حالت حیات مین تمام مال و جائداد کسی ایک بیٹے یا رشتہ دار
کو دیجائے اور جسطرح قاعدہ مین معلوم ہوچکا ہی قبضہ کرا جائے تو یہ فعل اوسکا جائز اور
نافذ ہوگا اور باقی سب وارث محروم رہجائینگے لیکن زید کا یہ فعل بھی نہایت مکروہ ہوگا
کیونکہ سب وارثون مین سے ایک کو خاص کرنا اور پھر سب وارثونکو محروم کردینا بہت مذموم ہی٭
(۳) اگر زید اپنا تمام مال و جائداد بہ لحاظ شروط مذکورۂ قاعدہ زوجہ کے نام انتقال کردے
یا کسیقدر حصہ دیجائے تو جائز ہی اور زوجہ علاوہ اسکے جو مل گیا ہی اپنے مہر اور حق میراث
کی بھی مستحق رہیگی لیکن وارثون کو محروم کرنا ہر صورت مین مکروہ ہی۔
واضح ہو کہ نمبر ا و ۲ و ۳ کو جو مکروہ کہا گیا ہی مکروہ صرف اس صورت مین ہی کہ کسیکو زیادہ دینے
کی کوئی وجہ شرعی موجود نہو۔ پس اگر کوئی ضرورت اور وجہ شرعی موجود ہو تو زیادہ دینا مکروہ نہوگا مثلاً

٭ ہبہ کہتے ہین دیدینے کو ۱۲ ٭ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص اپنے وارثون کو محروم کرے
خدا تعالے اوسکا حق جنت سے قطع کردیگا ۱۲ منہ

(۱) اگر زید کے تین بیٹون مین سے دو نہایت بدکار فاسق ہین اور ایک بہت صالح دیندار ہی تو اوسکو کچھ زندگی مین دیجانا مکروہ نہوگا یا یہ کہ ایک بہت مفلس وعیال دار ہی اور دوسرے بیٹے خود صاحب ثروت اور خوش حال ہین تو اگر اس غریب مفلس کے لیے زندگی مین کچھ دیدے تو مکروہ نہوگا۔

(۲) زید کو خوف ہی کہ میرے وارث بے انصاف زبردست ہین مرنیکے بعد میری زوجہ کو کچھ نہ دینگے تو ایسی صورت مین اگر کچھ جائداد اوسکے نام انتقال کردے تو کچھ مکروہ نہوگا

(۳) زید کا ایک بیٹا زید کی خدمت کرتا ہی اور سب بے ادب نالائق ہین تو اگر زندگی مین اسکو کچھ حصہ جائداد وغیرہ سے دیجاوے تو مکروہ نہوگا۔

عاق کرنیکا بیان

عاق اوسکو کہتے ہین جو (مان باپ کو) تکلیف دیتا ہو اور نافرمانی کرتا ہو مگر اب عرف مین عاق کرنا کہتے ہین اولاد کو میراث سے محروم کردینے کو۔

پہلے یہ بات معلوم ہوچکی ہی کہ اولاد ہو یا کوئی وارث ہو ہمارے محروم کرنے سے محروم نہین ہوسکتا پس اگر کوئی کسی اولاد کو عاق اور محروم کرنا چاہے تو محروم نہین ہوسکتا البتہ یہ صورت ہوسکتی ہی کہ جن لوگون کو دینا چاہتا ہی اونکو اپنی صحت وحیات مین مال وجائداد تقسیم کرکے قبضہ کرا جائے اور جسکو محروم کرنا چاہتا ہی اوسکو کچھ ندے۔ ہان یہ خیال رہے کہ اگر بلا قصور اوسکو محروم کریگا تو شرعاً گنہگار ہوگا۔

بعض چیزین جو میراث پانے سے محروم کردیتی ہین

قتل۔ جو شخص اپنے مورث کو مارڈالے وہ میراث سے محروم ہوجائیگا۔ خواہ عمداً مارڈالے یا بطور خطا کے مثلاً کسی جانور کے بندوق یا تیر مارتا تھا غلطی سے

رشتہ دار کو جا کر لگ گیا تب بھی مارنیوالا اوسکی میراث سے محروم رہیگا۔
کفر۔ اگر ایک شخص مسلمان ہی اُسکا کوئی رشتہ دار ہندو یا عیسائی یا یہودی وغیرہ مرجائے تو مسلمان کو اُسکے مال مین سے کچھ نہ ملیگا۔ اسیطرح اگر مسلمان مرجائے تو اُسکے مال مین سے ہندو یا عیسائی وغیرہ رشتہ دار ونکو کچھ نہ ملیگا جو رشتہ دار مسلمان ہون اونکو دیا جائے اگر کوئی مسلمان رشتہ دار میراث لینے والا نہو تو مدرسون اور مسجدون مین دیا جائے یا فقرا پر صرف کیا جائے۔
فائدہ (۱) مقلد اور غیر مقلدین باہم میراث جاری ہوتی ہی اسمین نہ اختلاف ہی نہ کچھ شبہ (۲) سُنّی اور شیعہ مین باہم بعض علما کے قول کے موافق میراث جاری ہوگی یعنے اگر کوئی سُنّی مرجائے تو اوسکے وارث جو شیعہ مذہب رکھتے ہون میراث پائینگے اسیطرح اگر شیعہ مرجائے تو اوسکی زوجہ یا دوسرے وارث اگر سنت وجماعت ہون تو اوسکی میراث پائینگے۔

وہ چیزین جو میراث پر مقدم ہین

تجہیز وتکفین۔ مرنے والے نے جو کچھ مال چھوڑا ہی خواہ وہ اوسنے خود حاصل کیا ہو یا آبائی جائداد ومال تھا یا اور کسی جگہہ سے مل گیا تھا اس تمام مال سے اول تو تجہیز وتکفین کا خرچ لیا جائے یعنی اوسکا گور وکفن اوسکی حیثیت کے موافق متوسط درجہ پر کیا جائے نہ بہت زیادہ خرچ کرین نہ بہت کم۔
تنبیہ (۱) کفن دفن کے وقت جو صدقہ وخیرات کرتے ہین وہ تجہیز وتکفین مین محسوب نہوگا بلکہ اگر سب وارثون کی مرضی اور اجازت سے ہوا ہی تو سبکے حصہ مین اُسکو محسوب کیا جائیگا اور اگر صرف ایک شخص نے بلا رضا دوسرونکے صدقہ خیرات کیا ہی تو وہی اُسکا ذمہ دار ہوگا اوسیکے حصہ مین محسوب کر دیا جائیگا (۲) اگر میت کے ذمہ اسقدر قرض ہو کہ اوسکا چھوڑا ہوا مال ادائے قرض کو کفایت نہین کرتا تو ایسی

حالت مین اوسکے مال سے صدقہ خیرات فاتحہ درود کرنا ہرگز جائز نہین کیونکہ وہ مال قرض خواہونکا حق ہی اسمین کسی وارث کو تصرف کرنا جائز نہین البتہ اگر کسیکو بہت محبت ہو اور ایصال ثواب کرنیکو دل چاہتا ہو تو اپنے پاس سے مال خرچ کرکے ایصال ثواب کرے کھانا پکاکر غریبون کو کھلائے روپیہ پیسہ تقسیم کرے ہر قسم کا ثواب انشاءاللہ تعالے میت کو پہونچیگا مگر نیت خالص ہونی چاہیے اگر دنیا کو دکھلانا اور ناموری منظور ہوگی تو نہ کرنے والے کو ثواب ہوگا نہ مرنے والے کو (۳) اگر کسی جگہہ کوئی غریب لاوارث مرجائے تو اوسکا اسباب حتی الوسع وارثون کو دینا چاہیے البتہ اگر کوئی وارث معلوم ہی نہو سکے تو فقرا اور مساکین کو دیا جائے جبتک وارث معلوم ہون لوگون کو یہ جائز نہین کہ اوسکا مال خیرات کردین۔

قرض ادا کرنا۔ تجہیز و تکفین کے خرچ کے بعد جوکچھ مال باقی رہے اوسمین سب سے مقدم اور ضروری دین ہی اول اوسکو ادا کیا جائے اگر مال متروکہ قرض کے برابر یا زیادہ ہو تو تمام قرض خواہونکو پورا قرض ادا کردیا جائے۔ اور اگر مال قرض سے کم ہو تو سب قرض والون کو حصہ رسد تقسیم کردیا جائے جسکا قرض زیادہ ہو اوسکو زیادہ دیا جائے اور جسکا کم ہو اوسکو کم دیا جائے یعنے جس مقدار کا قرض ہو اوسی حساب اور نسبت سے مال مین سے حصہ دیا جائے۔ مثلاً زید کے ذمہ ہزار روپیہ عمرو کا دو ہزار بکر کا تین ہزار خالد کا واجب ہی زید مرا اور تجہیز تکفین کے بعد صرف بارہ سو روپیہ باقی رہا تو عمرو کو دو سو بکر کو چار سو۔ خالد کو چھ سو روپیہ دیدیا جائے۔

فائدہ (۱) زوجہ کا دین مہر ادا کرنا بھی ایسا ہی ضروری ہی جسطرح دوسرے قرض ضروری ہین اور اگر مال کم ہو۔ تو وہ بھی سب قرض والونکی شریک ہوکر حصہ رسد مال پائیگی۔

فائدہ (۲) بعض لوگ اپنے رشتہ دارونکی طرف سے بہت سا صدقہ خیرات کرتے ہین مگر اونکے قرض کی خبر نہین لیتے۔ احقر کا مدعا یہ نہین کہ مُردونکی طرف سے صدقہ

خیرات بالکل بند کرکے اونکو بھلا دیا جائے - بلکہ دینا چاہیے کیونکہ میت اسطرح ثواب کا امیدوار رہتا ہی جیسے ڈوبنے والا کسی فریاد رس کا منتظر ہوتا ہی البتہ غرض یہ ہی کہ ادائے قرض کو مقدم سمجھو کیونکہ وہ ایک بڑی دیوار ہی جو مردہ تک ثواب کو نہین پہونچنے دیتی صحیح حدیث مین آیا ہی کہ مردہ کا ثواب معلق رہتا ہی جب تک اوسکا قرض ادا نہو جائے دیکھو شہید کا خدا تعالے کے یہان کسقدر بڑا رتبہ اور فضیلت ہی مگر حدیث شریف مین آیا ہی کہ اگر آدمی دین چھوڑکر شہید ہوا اور پھر زندہ ہو پھر شہید ہوا اور پھر زندہ ہوکر شہید ہو تب بھی تو دین معاف نہین ہوتا - سب گناہ معاف ہو جاتے ہین مگر حقوق العباد معاف نہین ہوتے -

وصیت کا بیان قرض ادا کرنیکے بعد جو کچھ ترکہ باقی رہے اوسمین سے وصیت پر عمل کیا جائے -

(۱) جو حقوق* واجب نہین تھے اور مرنے والے نے مرض* الموت مین اونکا اقرار کرلیا اوسکو وصیت کہتے ہین مثلاً یہ کہا کہ فلان شخص کو اسقدر مال دیا جائے یا مسجد اور مدرسہ مین اتنا مال دینا - جو باتین زندگی مین بحالت صحت طے کر گیا مگر اونکو اپنی موت سے متعلق کر گیا وہ بھی وصیت مین داخل ہین - مثلاً حالت صحت مین یہ کہا کہ میرے مرنیکے بعد زید کو ہزار روپیہ دیا جائے یا مدرسہ مین یا فقیرون کو میرے مرنیکے بعد اتنا مال دیا جائے -

(۲) وصیت ثُلث مال مین جاری ہوتی ہی - یعنے میت نے جس کام کی وصیت کی ہی اگر وہ تہائی مال مین پورا ہو سکتا ہی تو وارثون کی خوشی ہو یا نہو اوسکو پورا کیا جائے اور تہائی مال سے زیادہ صرف ہوتا ہی تو زیادہ کے لیے وارثونکی اجازت اور رضا ضروری ہی اگر وہ چاہین زیادہ صرف کرکے وصیت پوری کرین یا نہ کرین -

(۳) جو شخص شرعی وارث ہی اوسکے واسطے کوئی وصیت جائز نہین - مثلاً زید یہ نہین

---

* یہ وصیت کے بعض اقسام کی تعریف ہی ۱۲ منہ * مرض الموت وہ بیماری جسمین آدمی مرجائے اور اوس مرض اور موت کے درمیان مین صحت حائل نہو ۱۲ منہ

کہہ سکتا کہ میرے بیٹے یا والدہ کو میرے بعد اسقدر دیدینا۔

(۴) جس وصیت مین شریعت کا خلاف اور گناہ ہو وہ معتبر نہین ہوتی اوسپر عمل نہ کیا جائے مثلاً کوئی شخص کہے کہ میرے بعد ہزار روپیہ لگا کر ناچ رنگ کا جلسہ کردینا۔

کار آمد مسئلہ (۱) جس عورت کے ذمہ اتنا قرض ہو کہ مہر کے روپیہ سے زیادہ ہو اور کچھ مال چھوڑ کر نہ مرے اگر وہ مرض الموت مین اپنا مہر معاف کرے تو معتبر نہوگا کیونکہ وہ قرض والونکا حق ہی۔ (۲) جس عورت کے پاس کچھ مال نہین اگر وہ مرض الموت مین اپنا دین مہر معاف کردے تو صرف ایک ثلث معاف ہوگا۔ اب عورت کے وارث اگر چاہین تو دو ثلث کا دعوے کرسکتے ہین اونکو اختیار ہی کہ معاف کرین یا وصول کرین۔

(۵) جس شخص کے وارث حاجتمند اور غریب ہون اوسکو چاہیے کہ اپنے مال مین کسی کے لیے کچھ وصیت نہ کرے تاکہ سب مال وارثونکے کام آئے اونکی حاجت رفع ہو۔

(۶) جس شخص کے وارث غریب مسکین نہون اوسکو بھی چاہیے کہ ثلث مال سے زیادہ کی وصیت صدقہ خیرات وغیرہ کیلیے نہ کرے بلکہ مستحب یہ ہی کہ ثلث سے کم کی وصیت کرے

(۷) جس شخص کے ذمہ نماز یا روزے یا حج زکوۃ واجب ہو اور علامات موت ظاہر ہونے لگین تو واجب ہی کہ اپنے وارثون کو وصیت کرجائے کہ میری طرف سے نماز روزہ کا فدیہ ادا کرنا اور زکوۃ و حج ادا کرادینا۔

فائدہ (۱) جو شخص نماز روزے حج وغیرہ کی ادا کرنیکی وصیت کرگیا اگر مال بھی چھوڑا ہی تو وارثون کو اوسکی وصیت کا پورا کرنا واجب ہی اور جو مال نہین چھوڑا تو وارثونکو اختیار ہی خواہ وصیت پر عمل کرین یا نکرین (۲) جس شخص نے اپنی نادانی سے اپنے نماز روزہ وغیرہ کے لیے وصیت نکی یا موقعہ ہی نہ ملا تو بھی بہتر یہ ہی کہ وارث اوسکی طرف سے فدیہ وغیرہ دیدین اور اوسکو آخرت کے عذاب سے بچادین (۳) ایک نماز کا فدیہ دو سیر

گندم بوزن انگریزی ادا کیا جائے یا اسیقدر غلہ کی قیمت دیدے - ایک روزہ کا فدیہ بھی
اسیقدر ہی (۴) جو روزے حالت مرض مین قضا ہوئے اور تندرست نہین ہوا
اوسی مرض مین مرگیا تو ان روزون کی قضا اور فدیہ واجب نہین -
(۸) جو شخص معاملہ دار ہو لوگون کا قرض یا امانت وغیرہ اوسکے پاس ہون تو مناسب
ہی کہ وصیت نامہ لکھ رکھے تاکہ مرنے کے بعد حق والونکا حق تلف نہو معلوم نہیں
کسوقت موت آجاوے -

حقوق ورثہ - کفن دفن اور اداے قرض و وصیت کے بعد جو کچھ باقی رہے
وارثون مین بقدر استحقاق تقسیم کردیا جائے - بعض وارثونکے عام فہم حصے
ذکر کیے جاتے ہین -

وارثونکے حق کے وہ قاعدے جو کبھی نہین بدلتے

مان باپ اور دادا کے حصے

(۱) اگر کوئی شخص مرجائے اور اوسکے باپ بھی موجود ہو اور بیٹا بھی تو مرنیوالے کے
باپ کو چھٹا حصہ ملیگا -
(۲) اگر کوئی شخص مرجائے اور اوسکے باپ بھی موجود ہو اور پوتا بھی تو باپ کو میراث
کا چھٹا حصہ ملیگا -
(۳) اگر مرنے والے کے باپ دادا دونون زندہ ہون تو دادا کو میراث سے کچھ نہ ملیگا -
(۴) اگر باپ موجود نہو تو دادا کو وہی حصے ملینگے جو باپ کیلیے لکھے گئے ہین -
(۵) اگر مرنے والے کے کوئی بیٹا بیٹی نہو اور نہ پوتا ہو نہ پوتے کی کوئی اولاد ہو نہ دو بھائی
بہن جمع ہون تب اوس میت کی مان کو میت کے ترکہ مین سے ایک ثلث ملیگا -

(٦) اگر مرنیوالے کے بیٹا بیٹی یا پوتا یا اوسکی اولاد موجود ہو تو میت کے مال مین سے اسکی والدہ کو چھٹا حصہ ملیگا۔

(٧) اگر میت کے دو بھائی یا دو بہن یا ایک بھائی ایک بہن غرض دو یا زیادہ موجود ہون تو میت کے مان کو چھٹا حصہ ملیگا

دادی اور نانی کے حصے

(١) دادی کو چھٹے حصے سے زیادہ کبھی نہین ملتا۔

(٢) اگر مرنیوالے کے مان باپ دونون یا صرف مان یا صرف باپ موجود ہو تو دادی کو کچھ میراث نہین ملتی۔

(٣) دادا کے موجود ہونے سے دادی کے حصے مین کمی نہین آتی۔

(٤) نانی کو بھی چھٹے حصے سے کبھی زیادہ نہین ملتا۔

(٥) جب مرنیوالے کے مان موجود ہوتی ہی تو نانی محروم رہتی ہی۔

(٦) اگر نانی دادی دونون موجود ہون تو چھٹے حصے مین دونون شریک رہینگی۔

بھائی بہنون کے حصے

(١) جو بھائی صرف مان مین شریک ہی باپ مین شریک نہین اگر وہ تنہا ہو تو اوسکو میراث کا چھٹا حصہ ملیگا بشرطیکہ میت کے باپ دادا اور بیٹی بیٹا پوتا اور پوتے کی اولاد نہو۔

(٢) جو بہن صرف مان مین شریک ہو اگر تنہا ہو تو اوسکو بھی چھٹا حصہ ملتا ہی مگر یہ شرط ہی کہ میت کے باپ دادا اور بیٹی بیٹا پوتا اور پوتے کی اولاد نہو۔

(٣) اگر مان کے شریک دو بھائی یا دو بہنین یا ایک بھائی اور ایک بہن یا اس سے زیادہ ہون تو اونکو ترکہ کا تیسرا حصہ ملیگا اوسکو سب برابر تقسیم کرلین مرد اور عورت کو برابر حصہ ملیگا مگر شرط یہی ہی کہ میت کے باپ دادا بیٹی بیٹا پوتا اور پوتے کی اولاد نہو۔

نذر محمد خوشنویس [illegible]

(۴) اگر میت کے باپ دادا پردادا زندہ ہون یا بیٹا بیٹی پوتا یا پوتے کی اولاد موجود نہو تو مان کے شریک بھائیون کو کچھ نہین ملیگا۔ مرد ہو یا عورت ۱۲

(۵) اگر مرنیوالے کے بیٹا بیٹی اور پوتا اور پوتے کی اولاد بھی نہو اور مان باپ بھی نہون اوسوقت میت کی حقیقی بہن کو نصف میراث ملجاتی ہی۔

(۶) جب کہ مرنے والے کے بیٹا بیٹی نہو اور پوتا اور پوتے کی اولاد بھی نہو اور مان باپ بھی نہون اوسوقت اگر دو تین چار یا زیادہ ہمشیرہ حقیقی موجود ہون تو اونکو میراث مین سے دو تہائی ملیگا اوسکو باہم برابر تقسیم کرلین۔

(۷) جو بہنین صرف باپ مین شریک ہون اُنکا بھی یہی حال ہی جو حقیقی بہنونکا مذکور ہوا بشرطیکہ میت کے حقیقی بہن موجود نہو۔

(۸) جب کہ مرنیوالے کے کوئی بیٹا بیٹی اور پوتا اور پوتے کی اولاد اور مان باپ بھی موجود نہو اور حقیقی بہن صرف ایک ہی موجود ہی تو باپ کی شریک بہن کو چھٹا حصہ ملیگا۔

(۹) جسوقت مرنیوالے کے باپ دادا بیٹا یا بیٹے کی اولاد پسری موجود ہو تو کسی قسم کی بہنون کو کچھ میراث نہ ملیگی۔

اولاد کے حصّے

(۱) اگر مرنیوالے کے بیٹا نہو اور ایک بیٹی ہو تو اُسکو نصف ترکہ ملیگا۔

(۲) اگر مرنیوالے کے بیٹا نہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیان ہون تو اونکو دو ثلث میراث ملیگی سب بیٹیان اوسکو برابر تقسیم کرلین۔

(۳) اگر میت کے بیٹا بیٹی دونون موجود ہون تو جسقدر بیٹے کو ملیگا بیٹی کو اوس سے آدھا ملیگا۔

(۴) اگر مرنیوالے کے بیٹا بیٹی نہو اور ایک پوتی موجود ہو تو اوسکو نصف ترکہ ملیگا۔

(۵) اگر مرنیوالے کے بیٹا بیٹی کوئی موجود نہو اور دو تین چار یا زیادہ پوتیان ہون تو میراث کا دو ثلث (یعنے دو تہائی) اون سبکو ملجائیگا۔

(۶) اگر مرنیوالے کے بیٹا نہو ایک ہی بیٹی ہو تو پوتیون کو میراث کا چھٹا حصہ ملیگا خواہ ایک پوتی ہو یا دو چار ہون۔

(۷) اگر مرنیوالے کے بیٹا موجود ہو تو پوتیون کو کچھ نہ ملیگا۔

شوہر اور زوجہ کے حصے

(۱) اگر زوجہ مرجائے اور اوسکے بیٹا بیٹی نہو اور بیٹے کی اولاد بھی نہو تو شوہر کو نصف ترکہ ملیگا۔

(۲) اگر زوجہ کے بیٹا بیٹی یا بیٹے کی اولاد ہو تو خاوند کو رُبع (یعنے چوتھا حصہ) ملیگا

(۳) اگر زوجہ کے اولاد پہلے شوہر سے ہو تب بھی موجودہ شوہر کو رُبع ہی ملیگا۔

(۴) اگر خاوند مرجائے اور اوسکے بیٹا بیٹی اور بیٹے کی اولاد بھی نہو تو زوجہ کو ربع میراث ملتی ہی۔

(۵) اگر مرنیوالے کے بیٹا بیٹی یا بیٹے کی اولاد موجود ہو تو زوجہ کو ثمن (یعنے آٹھوان حصہ) ملیگا

(۶) اگر خاوند کی اولاد کسی دوسری زوجہ سے موجود ہی تب بھی زوجہ کو ثمن ہی ملیگا۔

فائدہ (۱) اگر ایک زوجہ ہو اوسکو بھی یہی حصہ ملتا ہی جو مذکور ہوا اور اگر دو تین چار ہون تب بھی یہی رُبع یا ثمن ملتا ہی اُسیکو باہم برابر تقسیم کرلین **فائدہ (۲)** زوجہ کو جو میراث ملتی ہی وہ مہر کے علاوہ ملتی ہی میراث کے حصہ مین مہر محسوب نہین ہوجاتا۔

مسئلہ اگر طلاق رجعی کی عدت مین شوہر مرجاوے تو زوجہ کو میراث ملیگی

※ ایک یا دو طلاق جو صریح الفاظ مین ہو اوسکو طلاق رجعی کہتے ہین۔

مسئلہ اگر شوہر نے اپنے مرض مین زوجہ کو طلاق دی اور عدت ختم ہونے سے پہلے مرگیا تو عورت میراث پائیگی۔

وارثونکے حق کے متعلق جسقدر قاعدے یہانتک بیان ہوے یہ ایسے پختہ اور عام قاعدے ہین کہ کسی حال مین انکا خلاف نہین ہوسکتا اور نہ بدل سکتے ہین۔ اگرچہ اس قسم کے اور بھی بعض قاعدے نکل سکتے ہین لیکن بقدر ضرورت صرف عام فہم قاعدون پر اکتفا کیا گیا جس رشتہ دار اور وارث کے لیے جو کچھ حصہ مذکور ہوا ہمیشہ وہی ملتا ہی فرق نہین ہوتا۔ مگر ایک صورت مین کچھ زیادہ ہوجاتا ہی اسطرح پر کہ بعض دفعہ مذکورۂ بالا حصہ دارون کو حصہ دیکر کچھ باقی رہجاتا ہی اور کوئی عصبہ نہین موجود ہوتا تو باقی ماندہ بھی انہین کو دیدیا جاتا ہی اسوجہ سے کچھ حصہ بڑھ جاتا ہی (مگر یہ صورت بہت کم پیش آتی ہی) البتہ جب وارثون مین عصبہ موجود ہو تو ان حصون مین بالکل تغیر آہی نہین سکتا۔

جن وارثونکے حصون کا ذکر ہوا اونکو **ذوی الفروض** کہتے ہین۔ انکے سوا جو وارث رہے وہ **عصبہ** ہین یا **ذوی الارحام**۔ لیکن ان دو قسمون کے لیے کوئی حصہ مقرر اور طے شدہ نہین اسلیے اونکے لیے کوئی پختہ اور عام قاعدہ نہین لکھا جاسکتا مگر مختصر طور پر اتنی بات کہہ سکتے ہین کہ مذکورۂ بالا وارثونکے حصے پورے دیکر جو کچھ باقی رہے وہ عصبہ کو دیا جائے اور اگر عصبہ اور ذوی الفروض کوئی بھی موجود نہو تو ذوی الارحام مستحق ہوتے ہین۔

عصبات یہ ہین (۱) میت کا بیٹا (۲) پوتا (۳) پوتے کی اولاد پسری (۴) باپ دادا پردادا۔ اوپر تک (باپ دادا ذوی الفروض بھی ہین اور عصبہ بھی ہین) (۵) بھائی (۶) بھتیجا بھتیجے کی اولاد پسری (۷) چچا تایا* (۸) چچا تایا کی اولاد پسری۔ ذوی الفروض سے جو باقی رہے وہ اونکو ملتا ہی لیکن جب عصبہ نمبر اول موجود ہو تو نمبر ۲۔ کو کچھ نہ ملیگا اسطرح نمبر ۲۔ کی موجودگی مین نمبر ۳۔ کو کچھ نہ ملیگا اور نمبر ۳۔ کی موجودگی مین نمبر ۴۔ کو عصبہ ہونیکی وجہ

*تایا اطراف سہارنپور وغیرہ مین بڑے چچا کو کہتے ہین ۱۲ مصحح

سے کچھ نہ ملیگا۔ غرض جب قریب درجہ کا عصبہ موجود ہو تو بعید درجہ کے عصبہ کو عصبہ ہونیکی وجہ سے میراث نہ ملیگی۔ اسکے متعلق چند پختہ اور عام فہم قاعدے لکھے جاتے ہین۔

(۱) جسوقت میت کے بیٹا موجود ہوتا ہی تو میت کے پوتے پڑپوتے اور بھائی اور چچا تایا اور بھتیجے سب محروم رہتے ہین۔

(۲) جسوقت میت کا باپ یا دادا زندہ ہو تو میت کے بھائی بھتیجون اور چچا تایا کو کچھ نہ ملیگا۔

(۳) جب میت کا بھائی موجود ہی تو بھتیجون کو کچھ نہ ملیگا۔

(۴) جسوقت بھائی یا بھتیجے موجود ہون اوسوقت چچا تایا کو کچھ حق نہین ملتا۔

(۵) جس حالت مین چچا موجود ہوتا ہی تو چچا کے بیٹونکو کچھ نہین ملتا۔

(۶) اگر میت کا ایک بھائی زندہ ہی اور دوسرا بھائی مرگیا مگر اوسکے لڑکے موجود ہین تو یہ لڑکے محروم رہینگے۔

(۷) اگر ایک چچا خود زندہ ہی اور دوسرے چچا کی بیٹے موجود ہین تو ان چچا کے بیٹون کو میراث سے کچھ حصہ نہ ملیگا۔

اگر ذوی الفروض اور عصبہ کوئی موجود ہی نہو تب ذوی الارحام کو میراث ملتی ہی مگر ایسی صورت بہت کم پیش آتی ہی ذوی الارحام کی چار قسمین ہین (۱) بیٹیونکی اولاد پوتیونکی اولاد (۲) نانا۔ دادی کا باپ۔ نانی کا باپ۔ (۳) بھانجا۔ بھانجی۔ بھتیجیان۔ (۴) پھوپیان نانا کا بھائی۔ ماموں۔ خالائین۔

جب کوئی کسی قسم کا بھی وارث معلوم نہو تب حکم یہ ہی کہ میت کا مال بیت المال* مین داخل کیا جائے لیکن چونکہ اس زمانہ مین بیت المال نہین ہی لہذا فقیر مسکین آدمیون کو دیا جائے یا مدرسون اور مسجدون مین لگایا جاوے۔

* بیت المال کہتے ہین مسلمان بادشاہ کے خزانہ کو جہانسے دین کے کامونمین مال خرچ کیا جاتا ہی ۱۲

بعض ایسے رشتہ دارونکا بیان جنکا میراث مین کچھ* حق نہین

(۱) سوتیلے بیٹے کو اپنی سوتیلی مان (یعنے مادر) کے ترکہ مین سے کچھ نہین پہونچتا۔

(۲) عورت کو اپنے سوتیلے* بیٹے کی میراث مین سے کچھ حق نہین۔

(۳) زوجہ کی اولاد کا شوہر میت کے ترکہ مین کچھ حق نہین مثلاً زید مرا اوسکی زوجہ کے بیٹے دوسرے خاوند سے موجود ہین تو اِن بیٹون کو زید کے ترکہ مین سے کچھ نہ ملیگا۔

(۴) خاوند کے بیٹون کو زوجہ میت کی میراث نہین ملتی مثلاً ہندہ کا انتقال ہوا اوسکے شوہر کے بیٹے دوسری بی بی سے موجود ہین تو اِن بیٹونکا کچھ حق نہین۔

(۵) اگر بیٹا اپنے باپ کے سامنے مرگیا تو اس بیٹے کی زوجہ کو خسر کے ترکہ سے کچھ نہ ملیگا۔

(۶) ساس[خوشدامن ۱۲] کے ترکہ سے داماد کو کچھ نہین ملتا۔ بعض دفعہ جو ملجاتا ہی اوسکی یہ صورت ہوتی ہی کہ عورت اپنی مان کا ترکہ پاتی ہی اور عورت کے بعد اوسکے شوہر کو ملجاتا ہی بظاہر سمجھا جاتا ہی کہ ساس کا ترکہ داماد کو مل گیا۔

(۷) چچا کی زوجہ کو بھتیجے کی میراث سے کچھ نہین ملیگا۔

(۸) مامونکی زوجہ (یعنے ممانی) کو بھانجے کی میراث سے حق نہین پہونچتا۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہی کہ چچا یا مامونکو میراث ملی اوسکے ذریعے سے زوجہ کو ملجاتی ہی۔

(۹) اگر کوئی عورت وفات پائے تو اوسکے دیور جیٹھ (یعنے خاوند کے بھائی) کو عورت کی میراث سے کچھ نہ ملیگا۔

---

* چونکہ بعض لوگ اِن رشتہ دارونکو بوجہ ناواقفیت کے میراث کا مستحق سمجھتے ہین لہذا اِنکا ذکر کیا گیا ۱۲ * یعنے شوہر کا بیٹا ہو اُس عورت کا بیٹا نہو ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔

(۱۰) اگر کوئی مرد یا عورت کسیکو بیٹا بنالے (یعنے متبنّیٰ اودلے پالک کرلے) تو اُس بیٹے کو میراث مین سے کچھ نہین ملسکتا جو کچھ دینا ہو زندگی مین دیجائے یا اوسکے لیے وصیت کرجائے۔ حسب شروط و وصیت مذکورہ بالا۔

(۱۱) اگر کوئی شخص کسی غیر آدمی کو بطور دوستی کے عمر بھر کھلاوے پہناوے اور خدمت کرے تو مرنے کے بعد اوسکا وارث نہوگا۔ بلکہ مرنیوالیکے عزیز و اقارب وارث ہونگے۔

فرائض کے مسائل کی بعض صورتین

اگرچہ فرائض کے متعلق اسقدر مختلف صورتین پیش آتی ہین کہ پہلے سے مسائل کی صورتین لکھدینا بیکار معلوم ہوتا ہی تاہم چند آسان مسئلے بطور سوال جواب کے عام فہم طور سے لکھے جاتے ہین ممکن ہی کہ کوئی صورت کسیکے حسب مدعا نکل آوے۔

سوال ۱ ایک شخص اپنا باپ اپنی بیٹی دو ہمشیرہ اور ایک چچا چھوڑکر مرا تو میراث کسطرح تقسیم ہوگی

جواب دو حصہ ہوکر ایک باپ کو ملجائیگا ایک میت کی بیٹی کو ہمشیرہ اور چچا محروم رہینگے اسطرح

مسئلہ ۲

باپ	بیٹی	دو ہمشیرہ	چچا
۱	۱	محروم	محروم

سوال ۲ ایک مان باپ اور ایک بیٹی اور زوجہ چھوڑکر زید مرا تو ترکہ کسطرح تقسیم ہوگا۔

جواب ۲۴ حصے ہوکر ۳ بی بی کو ۴ مان کو ۵ باپ کو ۱۲ بیٹی کو دیے جائینگے اسطرح

مسئلہ ۲۴

زوجہ	والدہ	باپ	بیٹی
		۵	

سوال ۳ ایک بھائی دو زوجہ ایک بہن اور مان چھوڑکر زید مرا تو ترکہ کسطرح تقسیم کیا جاوے

جواب نو نو ہر دو زوجہ کو ۱۲ مان کو ۲۸ بھائی کو ۱۴ بہن کو دیے جائین کل بہتّر حصے ہوئے اسطرح

مسئلہ ۱۲ ×۶ ۷۲

زوجہ	زوجہ	والدہ	بھائی	بہن
۹	۹	۱۲	۲۸	۱۴

سوال ۴ ایک دادی دو بہن دو بیٹی ایک زوجہ چھوڑکر زید مرا تو ترکہ کسطرح تقسیم ہوگا۔

جواب ۲۴ حصے ہوکر زوجہ کو ۳ دادی کو ۴ ہر دو دختر کو آٹھ آٹھ دونوں بہنوں کو

ایک حصہ ملیگا اسطرح مسئلہ ۲۴

زوجہ ۳ — دادی — دختر — دختر — دو ہمشیرہ

سوال زوجہ والدہ دادی دو پوتے ایک بیٹی چھوڑ کر ایک شخص مرا تو میراث کس صورت سے تقسیم ہوگی۔

جواب ۲۴ حصے ہوکر ۳ زوجہ کو ۴ والدہ کو ۱۲ بیٹی کو پانچ دونو پوتون کو دیے جائینگے اور دادی محروم رہیگی کیونکہ پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ مان کے سامنے دادی محروم رہتی ہی صورت یہ ہوگی مسئلہ ۲۴

زوجہ ۳ — والدہ ۴ — بیٹی ۱۲ — ہر دو پوتے ۵ — دادی۔

سوال اگر کوئی شخص نانی دادی بہن چچا اور چچا کے بیٹے چھوڑ کر مرا تو ترکہ کس کسکو ملیگا

جواب ۱۲ حصے ہوکر نانی۔ دادی کو ایک ایک بہن کو ۶ چچا کو ۴ دیے جائین اور چچا کے بیٹے محروم رہینگے کیونکہ جب چچا ہوتا ہی تو چچا کے بیٹونکو کچھ نہین دیا جاتا صورت یہ ہوگی۔ مسئلہ ۱۲

نانی — دادی — بہن — چچا — چچا کے بیٹے م

سوال اگر کوئی شخص دو بیٹی تین بیٹے ایک پوتا پانچ بھائی چھوڑے تقسیم کی کیا صورت ہی

جواب آٹھ حصے ہوکر دو دو حصے بیٹون کو اور ایک ایک حصہ بیٹیون کو ملیگا اسطرح مسئلہ ۸

بیٹا ۲ — بیٹا ۲ — بیٹا ۲ — بیٹی ۱ — بیٹی ۱ — پوتا م — پانچ بھائی م

پوتا اور بھائی محروم رہینگے اسلیے کہ پہلے گذر چکا ہی کہ بیٹا موجود ہوتا ہی تو بھائی اور پوتے کو کچھ نہین ملتا۔

سوال ایک عورت نے چار بیٹے ایک شوہر ایک مان ایک بہن چھوڑی فرمایئے کسطرح مال تقسیم ہو۔

جواب[1] ۱۲ حصے ہوکر ۳ خاوند کو ۲ مان کو دیے جائین اور سات سہام مین چارون بیٹے شریک رہین بہن محروم رہیگی کیونکہ بیٹے موجود ہین اسطرح مسئلہ ۱۲

شوہر ۳ — والدہ ۲ — چار بیٹے ۷

سوال ایک عورت نے وفات پائی ایک شوہر چھوڑا ایک حقیقی بہن۔ دو سوتیلی بہنین (یعنے صرف باپ مین شریک) اور ایک چچا چھوڑا اب ترکہ کسطرح بانٹا جائے۔

---

[1] آسانی کیلیے اختصار کیا گیا ۱۲ منہ سلمہ [2] یہ مختصر طور پر کیا گیا ورنہ اسطرح بھی ہو سکتا ہی۔ مسئلہ ۱۲ والدہ ۲ بیٹا ۷ بیٹا ۷ بیٹا ۷ بیٹا ۷ بہن م

جواب ۱۴ سہام ہوکر ۶ شوہر کو ۶ حقیقی بہن کو ایک ایک سوتیلی بہنون کو دیا جائے اور چچا محروم رہیگا کیونکہ چچا عصبہ ہی اور عصبہ کو جب ملتا ہی کہ ذوی الفروض سے کچھ باقی رہے یہان باقی نہین رہا[1] صورت یہ ہوگی

مسئلہ ۱۲ ع ۱۴

شوہر	حقیقی بہن	سوتیلی بہن	سوتیلی بہن	چچا
۶	۶	۱	۱	م

سوال ۱۱ ایک شخص مرا تین زوجہ دو دختر تین ہمشیرہ ایک سوتیلا بھائی (یعنے صرف مان بن شریک) چھوڑا اب اوسکا ترکہ کسطرح تقسیم کرین۔

جواب بہتر حصے ہوکر تین تین ہر ایک زوجہ کو دیے جائین اور چوبیس چوبیس ہر دو دختر کو پانچ پانچ تینون ہمشیرہ کو ملیگا سوتیلا بھائی محروم رہیگا کیونکہ پہلے معلوم ہوا ہی کہ میت کے جب بیٹا بیٹی موجود ہوتا ہی تو ماں کا شریک بھائی محروم رہتا ہی۔

مسئلہ ۲۴ تـ ۷۲

زوجہ	زوجہ	زوجہ	دختر	دختر	ہمشیرہ	ہمشیرہ	ہمشیرہ	سوتیلا بھائی
۳	۳	۳	۲۴	۲۴	۵	۵	۵	م

سوال ۱۲ ایک عورت نے قضا کی اپنا باپ دو لڑکیان دو بیٹے جوان اور ایک پندرہ روز کا بچہ چھوڑا اور ایک نانی چھوڑی ترکہ کسطرح تقسیم ہوگا اور پندرہ روز کے بچے کو بھی جوان بیٹون کے برابر حصہ ملیگا یا کچھ کم۔

جواب بارہ حصے ہوکر ۲ باپ کو ۲ نانی کو دو دو حصے تینون بیٹونکو اور ایک ایک دونون بیٹیون کو ملیگا چھوٹے بچے کو بھی جوان بیٹونکے برابر حصہ ملیگا کیونکہ آیندہ (مسائل متفرقہ کے بیان مین) معلوم ہوجائیگا کہ میراث مین چھوٹی بڑی عمر سے کچھ فرق نہین ہوتا۔ صورت مسئلہ کی یہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۲

باپ	بیٹی	بیٹی	بیٹا	بیٹا	بیٹا ۱۵ روز کا	نانی
۲	۱	۱	۲	۲	۲	۲

سوال ۱۳ ایک شخص گذرا اور تین بہن حقیقی اور دو سوتیلی بہن (یعنے مانکی شریک) اور ایک چچا اور ایک باپ کی شریک بہن چھوڑی ترکہ کو کسطرح تقسیم کرین۔

جواب اٹھارہ حصے ہوکر چار چار تینون حقیقی بہنون کو اور تین تین دونو مان کی شریک بہنون کو ملیگا اور باپ کی شریک بہن محروم رہیگی کیونکہ پہلے معلوم ہوا ہی کہ جب

[1] بلکہ حساب کیلیے دو سہام بڑھانے پڑے جنکو فرائض مین عول کہتے ہین ۱۲

دو حقیقی بہنین موجود ہوتی ہین تو باپ کی شریک بہن محروم رہجاتی ہے۔

مسئلہ ۶

بہن حقیقی ۔ بہن حقیقی ۔ بہن حقیقی ۔ ماں کی شریک بہن ۔ ماں کی شریک بہن ۔ باپ کی شریک بہن

سوال ۱۳ ایک عورت کا انتقال ہوا اور شوہر دادی ہمشیرہ حقیقی اور باپ کی شریک بہن چھوڑی ترکہ مین کسطرح حصہ ہوگا۔

جواب آٹھ حصے ہوکر شوہر کو ۳ دادی کو ایک باپ کی شریک بہن کو ایک دیا جاوے

مسئلہ ۸

اسطرح ۔ شوہر ۳ ۔ ہمشیرہ حقیقی ۳ ۔ دادی ۱ ۔ باپ مین شریک بہن ۱

سوال ۱۴ زوجہ ہمشیرہ دادی چچا چھوڑکر ایک شخص مرا ترکہ کسطرح تقسیم ہو۔

جواب بارہ حصے ہوکر ۳ زوجہ کو ۶ ہمشیرہ کو ۲ دادی کو ایک چچا کو دیا جائے اسطرح

مسئلہ ۱۲

زوجہ ۳ ۔ ہمشیرہ ۶ ۔ دادی ۲ ۔ چچا ۱

سوال ۱۵ ایک شخص کے مرنے پر دو دختر ایک والدہ تین بھائی ایک بھتیجا رہا اب ترکہ کس کس کو ملیگا۔

جواب اٹھارہ حصے ہوکر ۱۲ ہر دو دختر کو ۳ والدہ کو ایک ایک تینون بھائیون کو دیا جائیگا

مسئلہ ۱۸

اسطرح ۔ دختر ۶ ۔ دختر ۶ ۔ والدہ ۳ ۔ بھائی ۱ ۔ بھائی ۱ ۔ بھائی ۱ ۔ بھتیجا م

حمل ۔ مفقود ۔ مرتد کا بیان

(۱) اگر میت کے وارثون مین کوئی بچہ حمل مین ہو جو مرنیوالیکا وارث ہوسکتا ہے تو بہتر ہے کہ جب تک وہ پیدا ہو میراث کا تقسیم کرنا ملتوی رکھین۔

(۲) اگر اوسکے پیدا ہونے سے پہلے ہی تقسیم کرنا چاہین تو حمل کو لڑکا قرار دیکر جو حصہ ملتا ہو وہ اوسکے لیے امانت رکھین۔ اگر لڑکا ہی پیدا ہوا تو اپنا حصہ لیگا اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو جو حق اسکو پہونچتا ہے دیدیا جائے اور باقی سب ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے۔

(۳) جو شخص مفقود الخبر اور گم ہوجائے کہ اوسکی زندگی اور موت کا کچھ حال معلوم نہو تو اوسکے لیے دو حکم ہین۔ **اوّل**[1] یہ کہ اوسکا تمام مال وجائداد نوّے برس تک امانت رکھا جائے (یعنے اوسکی پیدایش کے دن سے حساب لگا کر نوے برس تک) اگر اُس مدت مین آجائے تو اپنا مال لے لے ورنہ اب نوے برس پر اُسکی موت کا حکم لگایا جائے اور جو وارث اسوقت موجود ہین اونکو حسب قاعدۂ شریعت مال تقسیم کردیا جائے۔ **دوسرا حکم** یہ ہی کہ اگر اُسکا رشتہ دار مرجائے جسکا حصہ اس گمشدہ کو بھی پہونچتا ہو تو وہ حصہ اوسکے لیے امانت رکھا جائے تا وقتیکہ اوسکی عمر نوّے برس کی ہوجائے (یعنے اوسکی پیدایش کے دن سے نوّے برس شمار کرین) اتنے عرصہ مین اگر وہ آجائے تو اپنا حصہ پالیگا اور اگر اس مدت تک نہ آوے تو موت کا حکم دیدیا جائے اور یہ حصہ جو امانت ہی اوس شخص کے وارثون کو دیدیا جائے جسکے مال مین سے یہ رکھا گیا تھا مگر یہ حصہ اون سب وارثون کو دیا جائے جو اصل مالک کے مرنے اور امانت رکھے جانیکے وقت زندہ تھے۔

(۴) جو شخص مرتد ہوجائے یعنے دین سے پھرجائے اور کافرون مین ملجائے یا مارا جائے تو اوسکا جو کچھ ترکہ رہ گیا ہو جو اوسنے اسلام کی حالت مین کمایا تھا وہ ترکہ مسلمان وارثونکو دیا جائے اور جو کچھ دین سے پھرجانے کے بعد کمایا ہی وہ بیت المال مین رکھا جائے اور اگر کوئی عورت دین سے پھرجائے اور کافرون مین جاملے تو اوسکا سب مال مسلمان وارثون کو دیا جائے خواہ مسلمانی کی حالت مین کمایا ہو یا دین سے پھرنے کے بعد۔

مسائل متفرقہ ضروریہ

(۱) جو اولاد زنا سے پیدا ہو اوسکو زانی سے میراث نہین ملتی[2]۔

[1] گمشدہ کا حال نہایت مشکل ہی پھر بھی حتی الوسع صاف اور سہل عبارت لکھکر سمجھانیکی بہت کوشش کیگئی ہی ۱۲

[2] قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایما رجل عاہر بحرۃ او امۃ فالولد ولد زنا لا یرث ولا یورث (ترمذی) ۱۲

(۲) ایک عورت سے زنا کی اولاد پیدا ہوئی اور پھر اوسی سے نکاح کر لیا تو نکاح سے پہلی اولاد ولدالزنا سمجھی جائیگی۔ اور اوسکو باپ سے میراث نہ ملیگی۔

(۳) ایک عورت سے زنا کیا اور حمل قرار پایا اور پھر نکاح کر لیا نکاح سے چھ ماہ یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہو تو نسب ثابت ہوگا اور میراث ملیگی اور اگر نکاح کو چھ مہینے گذرنے سے پہلے پیدا ہو گیا تو ولدالزنا سمجھا جائیگا اور میراث کا مستحق نہو گا۔

(۴) ولدالزنا اپنی مان کی طرف سے میراث پاویگا اور اوسکی مان اوس سے میراث پائیگی۔

(۵) میراث پانے مین عُمر کا کچھ اعتبار نہین پس اگر کوئی وارث بالکل بچہ ہو اوسکو بھی وہی پورا حصہ ملیگا جو جوان ہونیکی حالت مین ملتا۔

(۶) اگر کسی لڑکی کا خاوند مر گیا اور ابتک باہم صحبت نہین ہوئی تھی تب بھی عورت میراث کی مستحق ہوگی۔

چونکہ اِس کتاب مین صرف عام فہم اور ضروری مسائل لکھے گئے ہین لہذا غلام آزاد شدہ وغیرہ کی میراث کا ذکر نہین کیا گیا کیونکہ اسکی بہت کم ضرورت پڑتی ہے خصوصاً اِس زمانے مین ہندوستان مین غلام ہی نہین۔

الحمد للہ کہ ۲۲ ماہ شعبان ۱۳۲۲ہجری کو بحالتِ قیام جونپور ان مسائل کی تحریر سے فراغت ہوئی وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمدؐ و آلہ و صحابہ اجمعین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

برکت و تصدیق اور مسلمانون کے اطمینان کے لیے حاوی الفروع والاصول معدن العلم والحلم حضرت مولانا الحاج مولوی عزیز الرحمن صاحب مفتی مدرسۂ عربیہ اسلامیۂ دیوبند دام اللہ فیوضہم کے مہر و دستخط ثبت کرائے گئے

بندۂ احقر عزیز الرحمن بن الشیخ مولانا فضل الرحمن دیوبندی عثمانی مجددی نے حسب فرمایش محب فی اللہ مقبول الاکابر والاصاغر المتشبث بذیل السنۃ والقرآن من ولد رسول الثقلین سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم مادام القمرین المولوی صغیر حسین دیوبندی سلمہ رب المشرقین والمغربین مؤلف رسالہ وجامع عجالہ۔ اس رسالہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا قواعد و مسائل جو اسمین درج ہین صحیح اور نہایت مفید اور کار آمد وضرورت ابناء زمان کے موافق ہین۔ اللہ تعالے مؤلف موصوف کو جزاء خیر دیوے اور زمرۂ علماء ربانیین مین داخل فرما دے اللھم اجعلہ للذین قوامًا وللمتقین اماما ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف رحیم وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالی علی سید الکونین ورحمۃ للعلمین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین کتبہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ المنان عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی المفتی والمدرس فی المدرسۃ الاسلامیۃ الوحیدۃ فی بلدۃ دیوبند۔

ان کے علاوہ ہر علم و فن کی کتب کا بڑا ذخیرہ موجود ہے اور تاجرون اور خریدارون کو بکفایت بذریعۂ ویلو مال روانہ کیا جاتا ہے

نام کتاب	قیمت
قرآن شریف نزائی الٰہی نہایت صحیح اور خوشخط جسنے دیکھا پسند کیا	عہ ۴ہر
ہفتی یعنے سات پارہ اول قرآن شریف الم سے اذا سمعوا تک	۷ر
علاحدہ علاحدہ فی پارہ	ار
پارۂ عم مع قاعدہ سہ جزہ	ار
پارۂ عم قفل ٹیپ	ار
پارۂ عم تقطیع خرد	ار
پارۂ عم مترجم	۲ر
پنجسورہ مترجم	۲ر
قاعدہ یکجزہ	۰ر
قاعدہ دو جزہ	ار
قاعدہ سہ جزہ	۰ار
مجموعہ زینۃ القاری مع مخارج الحروف	۲ر
مفید القاری	۴ر
کتب وظائف	
مجموعہ ہفت ہیکل معہ نہ سورہ	۲ر
مجموعہ گنج العرش	ار
مجموعہ درود اکبر	ار
دلائل الخیرات سادہ	۴ر
دلائل الخیرات مترجم ترجمہ فارسی و اردو	عہ
حزب البحر مترجم	۰ر
اعمال قرآنی	۰ر
جواہر خمسہ کامل	عہر ۴ر

نام کتاب	قیمت
مجموعۂ اوراد مترجم	ار
مجموعۂ وظائف	۴ر
شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل	۵ر
اوراد احسانی	۰ار
مہر سلیمانی	۲ر
فضائل الشہور والصیام	۰۲ر
مقاصد المومنین	۰ر
عہد نامہ خرد	ـر
درود تاج و درود لکھی	۰ر
تفاسیر	
نور مبین تفسیر سورۂ یٰسین	۵ر
تفسیر مرادیہ پارۂ عم	۱۲ر
تفسیر عزیزی پارۂ عم	۱۴ر
تفسیر سورۂ فاتحہ	۲ر
تفسیر سورۂ یوسف	۵ر
حدیث	
مظاہر حق	عہ
مشارق الانوار	عہر
لباب الاخبار مترجم	۴ر
دقائق الاخبار مترجم	۶ر
منبہات ابن حجر مترجم	۳ر
زواجر ہندی	۴ر
چہل حدیث مترجم نظم	۲ر
وصیۃ النبی مترجم	۲ر
فقہ و مسائل	

نام کتاب	قیمت
فتاوی عالمگیری مصطفائی	دعہ
قاضیخان مصطفائی	عہر
غنیۃ المصلی	۸ر
صلوۃ الرحمن ترجمۂ غنیۃ المصلی	۶ر
علم الفرائض	۰۲ر
سراجی	۲ر
ارشاد فی مسئلۃ الضاد	ـر
تحقیق تعلیم انگریزی	ـر
جواب السائلین	۰ار
مسائل موتی	۵ر
ترجمہ شرح وقایہ ہر چہار جلد	عار
مالابدمنہ	۵ر
ترجمہ مالابدمنہ	۳ر
رسالہ عقیقہ	ـر
راہ نجات مع خطبہ	۰ار
تحریم النسا	ـر
مفتاح الجنۃ	۰۳ر
خلاصۃ الفقہ	۰ار
ہزار مسئلہ	۰ار
شرح محمدی	۰۲ر
حیرۃ الفقہ	ار
مصباح الحیوۃ	۵ر
خلاصۃ النکاح	۰ار
خلاصۃ المسائل	۴ر
ترتیب الصلوۃ	۴ر
ترکیب الصلوۃ	۰ار
ہدایۃ الاسلام	۳ر
تمیز الکلام	ار

نام کتاب	قیمت
رفاہ المسلمین ترجمۂ مسائل اربعین	۳ر
مصباح الصلوۃ	۵ر
رسالہ تجہیز و تکفین	ار
حقیقۃ الصلوۃ	ار
نام حق مترجم	ـر
وعظ و نصیحت و کتب دینیات و خطب	
تعلیم الدین	۶ر
نصیحۃ المسلمین	ار
قرۃ الواعظین ترجمۂ درۃ الناصحین	عہر ۱۲ر
انیس الواعظین	عہر ۱۲ر
بحر الاسرار مترجم	۶ر
رانڈ کی شادی	ار
مجموعۂ خطب علمی	۲ر
مجموعۂ خطب دوازدہ ماہی مترجم	۱۲ر
مجموعۂ خطب مترجم جسمین خطبۂ دہر بھی شامل ہے	۲ر
آثار محشر	۲ر
صبح کا ستارہ	۰ار
مجموعۂ شریعت کا لٹھا	۰ر
قیامت نامہ	۰ار
نسب الانبیا	ـر
فالنامہ قرآن شریف	۰ر
مجموعہ وفات نامہ	ار
نور نامۂ کلان	۰ر
نور نامۂ خرد	ـر

نام کتاب	قیمت
تحفۃ الزوجین	۰۲ر
تنبیہ النسا	ار
ہدایۃ النسوان	ار
تعلیم النساء	
مع دولھن نامہ	۰ر
زینۃ النساء	ا۰ر
ضمان الفردوس	ا۰ر
تنبیہ الغافلین	۶ر
مفید الواعظین	ار
قصص الانبیا کلاں	
انتظامی	عہ
قصص الانبیا خرد	۷ر
قب نامہ	۰ر
نسیم جنت	۰۲ر
تکمیل الایمان	۲ر
سراج الرقیم	ا۰ر
تاریخ ابلیس	۳ر
معجزۂ آل نبی	–ر
حجۃ الاسلام	۰ر

کتب تصوف و اخلاق

نام کتاب	قیمت
تذکرۃ الاولیا	۱۲عہ
ارشاد مرشد	۸ر
انوار محمدی	۴ر
تحفۃ العاشقین	ا۰ر
گلزار ابراہیمؑ	۲ر
گلدستۂ کرامت	۶ر
مثنوی بوعلی قلندر	۵ر
مثنوی شیخ بہلول	ار
ذخیرۂ کرامت حصۂ اول	۸ر
ذخیرۂ کرامت حصۂ دوم	۱۲ر
سرمایۂ مساکین	۲ر
کلیات امدادیہ	۸ر

نام کتاب	قیمت
اعجاز غوثیہ	۲ر
منظور غوثیہ	ار
نظم قادریہ	۰۲ر
حکایات الصالحین	۴ر
مقاصد الصالحین	۳ر
زاد التقوی	۱۲ر
رفیق السالکین	ار

میلاد و قصائد نعتیہ

نام کتاب	قیمت
مولود جدید	۰۲ر
مولود شہید	۳ر
مولود دلپذیر حصۂ اول	۲ر
نعت ہی نعت حصۂ سوم	ا۰ر
مولود دلپذیر حصۂ دوم	۰۲ر
مولود کحل البصر	۲ر
مجموعۂ مولود بہاریہ	۲ر
مولود بہار جنت	ا۰ر
مجموعہ خدا کی رحمت	ا۰ر
گلدستۂ معراج	ار
مولد بہار خلد	۰۲ر
مولد راحۃ القلوب	۳ر
قندیل عرش	ار
انتخاب عرشی	۲ر
ناصر العاشقین	–ر
گلزار نعت	۲ر
نعت ہی نعت حصۂ اول	ا۰ر
حصۂ دوم	ا۰ر
نعت احمد	ا۰ر
نجم الضیا حصۂ اول	ا۰ر
ایضاً حصۂ دوم	۲ر
ایضاً حصۂ سوم چہارم	ا۰ر
مولود سعدی	ا۰ر
تحفۂ اخیار	۴ر
مولود کی دھوم دھام	۰ر
بہار نعت	ا۰ر

نام کتاب	قیمت
مرأت الحور	۳ر
باغ رسول	ار
مولود شمس الضحی	ار
مولود سعیدی	ا۰ر
مجموعۂ دیوان لطف	ا۰ر
عین الیقین	ا۰ر
احیاء القلوب	۴ر
مولود برزنجی مترجم	۰۲ر
فضائل درود سلام	۰ر
دافع الاوہام	ار
مجموعۂ معجزات	ار
نعت ہی نعت حصۂ چہارم	ا۰ر

کتب شہادت

نام کتاب	قیمت
جنگ نامہ کربلا	۴ر
جنگ نامہ بدر	ار
شہادت نامہ مع نوحہ جات	ار
جنگ نامہ محمد حنیف	۴ر
جنگ نامۂ زنگبار	۲ر
عناصر الشہادتین	۸ر
ذکر الشہادتین	۴ر

کتب درسی اردو و فارسی

نام کتاب	قیمت
الف بے مع فوائد عزیزیہ	ا۰ر
تشریح الحروف	۰ر
دستور تہجی	۴ر
لڑکوں کا کھیل	ار
فارسی نامہ	۰ر
کریما	۰ر
کریما واضح	۵ر
کریما مترجم	ار
کریما رحیما مترجم	ار
مامقیمان	۰ر
خالق باری	۰ر
خوشحال الصبیان	۰ر

نام کتاب	قیمت
آمدنامہ	۵ر
دستور الصبیان	۰ر
میزان فارسی	۰ر
محمود نامہ	۰ر
تعلیم عزیزی	ار
پندنامہ فریدالدین عطار	ا۰ر
مبادی الحساب حصۂ اول	۰ر
مصدر فیوض	۲ر
زبانی حساب	۵ر
مکتب نامہ	۳ر
نسخۂ تعلیمیہ	ار
گفتگو نامہ فارسی	۵ر
گلستان مع فرہنگ	۷ر
انتظامی	۸ر
گلستان مترجم	۷ر
بوستان مترجم	۹ر
بوستان مع فرہنگ	۸ر
ایضاً انتظامی	۱۰ر
بہار دانش	۱۱ر
قصائد عرفی	۴ر
انشائے عجیب	ا۰ر
انشائے تمیز	ار
انشائے بہار عجم	ار
انشائے خلیفہ	۲ر
انشائے فائق	ار
انشائے دلکشا	۲ر
انشائے جامی	۳ر
انشائے مظہر	۵ر
افصح الانشا	۰۲ر
رقعات عالمگیری	ار
رقعات امان اللہ حسینی	ار
رقعات عزیزی	ار
رسالہ عبد الواسع	۳ر
قواعد فارسی	ار
جواہر التراکیب	ار

فرمائشیں بنام محمد فخر الدین و محمد بشیر تاجران کتب فخر المطابع لکھنؤ وکٹوریہ گنج آنا چاہییں۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
بہار گلزار	۲/	دیوان مخفی	۴/	مجموعہ شاہ نجم	۱۰/	**کتب لغت**	
اخلاق محسنی مصطفائی	۱۰/	دیوان حافظ مترجم	عہ/	اندر سبھا باتصویر	۸/	غیاث اللغات مع چراغ ہدایت و منتخب اللغات	عہ/
بہارستان جامی	۴/	دیوان ضامن	۳/	ایجاد رنگین	۱/	کریم اللغات مع عظیم اللغات	۸/
مینا بازار	۱۰/	دیوان صادق	۳/	چوبے نامہ باتصویر	۸/	صراح مع قراح	عہ/
لیلی مجنون نظامی	۳/	قانون راگ	۳/	زلیخا اردو	۲۰/	منتخب النفائس	۴/
لیلی مجنون خسرو	۱۲/	مجمع الاشعار	۴/	بنجارہ نامہ	۰/	فرہنگ گلستان	۸/
زلیخا نظامی نہایت صحیح	۸/	چمن بے نظیر	۸/	لیلی مجنون	۳/	فرہنگ بوستان	۸/
زلیخا مترجم	[illegible]	راگ چمن	۱۰/	مجموعہ سیاہی زادہ باتصویر	۱/	الفاظ عزیزیہ	۲/
سکندر نامہ مصطفائی	۱۳/	واسوخت امانت	۱/	بارہ ماسہ وہاب	۱/	منتخب اللغات نہایت صحیح عمدہ	عہ/
انوار سہیلی مصطفائی	عہ	گلدستۂ امانت	۱/	قصۂ شاہ روم باتصویر	۲/	**الیمون مع الحربہ**	
قواعد اردو حصۂ اول	[illegible]	گلزار سخن	۱/	اگر گل	۲/	یہ بے مثل اچھوتا ناول لکھنؤ کی زبان میں حال میں تصنیف ہوا ہے قابل دید	عصہ
ایضاً حصۂ دوم	۱۰/	واسوخت قلق	۸/	بیتال پچیسی	۴/		
ایضاً حصۂ سوم	۴/	بہار گلشن	۱/	سنگھاسن بتیسی	۲/		
ایضاً حصۂ چہارم	۴/	ترانۂ عشاق	۱/	پدماوت	۳/		
پنج رقعہ نگارین حصۂ اول برائے مشق حروف	۱/	**کتب قصص**		تصویر غم	۸/		
کتب دواوین و اشعار		باغ و بہار	۴/	طلسم روحانی	۲/		
		حاتم طائی یعنی آرائش محفل	۵/	قصۂ سیاہ پوش	۸/		
		گل و صنوبر	۱۰/	گوپی چند	۸/		
				قصۂ گلفام	۸/		

تاجران عالی ہمم و خریداران والاشیم

پر مخفی نرہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے کتبخانہ تجارتی میں جملہ علوم و فنون کی عربی - فارسی - اردو - ہندی - ناگری کتابیں قرآن شریف سادہ و مترجم و حمائل شریف معرّا و مترجم اور کتب دینیات عربی فارسی - اردو کتب مدارس اسلامی و سرکاری مطبوعہ مصر بمبئی لکھنؤ - کانپور - آگرہ - پٹنہ - میرٹھ - بریلی - لاہور - دہلی - وغیرہ وغیرہ کتب عراقی - سلوک و تصوف - طب - لغات - ہیئات - ہندسہ - جبر و مقابلہ - ریاضی - تواریخ جغرافیہ - نقشہ طبعیات مناظرہ مباحثہ قصص و دواوین کتب متفرقہ نایاب زمانہ کا بڑا ذخیرہ فروخت کے لیے موجود ہے اور برابر دیگر دیار و امصار سے آتا رہتا ہے تاجران کتب (بیوپاریوں) کو جس رعایت سے اور متفرق خریداروں کو جسقدر کفایت سے مال روانہ کیا جاتا ہے اس سے ہمارے معزز تاجر اور خریدار جنکو ایک مرتبہ بھی ہمسے مال طلب فرمانیکا اتفاق ہوا ہے اچھی طرح واقف ہیں البتہ جن صاحبوں کو اسوقت تک ہمارے کارخانہ سے مال طلب فرمانیکا اتفاق نہیں ہوا انکی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایک مرتبہ تھوڑا سا مال بطور نمونہ ہمسے منگا کر ہمارے قول کی تصدیق کریں یہ اشتہار ایک عام اطلاع کے طور پر شائع کیا گیا ہے کہ ہر طبقہ کے ہر مذاق کا شخص جسکو علم سے کچھ بھی مذاق ہو اور ہر چھوٹے اور بڑے درجہ کا تاجر جسکو دیگر مطابع کی کتابیں متعدد تاجروں سے منگا کر فروخت کرنا پڑتی ہیں کفایت کے ساتھ ہمسے طلب کرکے فائدہ اٹھائیں تاجروں کے ساتھ جو رعایتیں کیجاتی ہیں اور جس نرخ سے انکو مال روانہ کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر شاید ہندوستان کا کوئی تاجر مال نہ دیسکے گا عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی کتابوں کا بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے جو کتاب اسوقت تک تمام ہندوستان میں عمدہ طبع ہی نہیں ہوئی ہے یا چھپکر کمیاب ہوگئی ہے بدرجہ مجبوری خراب چھاپے کی روانہ کیجاتی ہے اگر صاحبان فرمایش لکھدینگے خراب و غلط کتاب ہرگز روانہ نہوگی اگر آپکو کوئی کتاب - اشتہار - رقعہ نقشہ وغیرہ چھپوانا ہو جلد سے جلد اور عمدہ سے عمدہ سیاہ رنگین اور میلان کا جدید سے جدید طرز ون پر بکفایت حسب وعدہ چھاپ دیا جائیگا - المشتہر مہتمم مطبع

جو تاجر تھوک (زیادہ تعداد سے) کتابیں خریدکرنا چاہتے ہیں موجود ہونے پر نہایت تعجیل اور کفایت کے ساتھ پیشکش کیجاتی ہیں -